خیالات کی تاثیر

حکیم الامت علامۂ ہندی مولانا سید احمد نقوی مجتہد طاب ثراہ

کون شخص خیالات کی تاثیر سے انکار کر سکتا ہے۔ زندگی کے ہر ہر شعبہ میں صبح و شام خیالات کے پرزور اثر مشاہدہ ہوتے رہتے ہیں سابق سوفسطائیہ اور موجودہ زمانے کا ''برکلے'' اس کی تاثیر سے متاثر ہوکر ہر شئے کو خیال ہی سمجھنے لگا حتیٰ کہ موجودات عالم و مادیات تک کے وجود سے انکار کر دیا اور وجود ذہنی کے پجاری ہو گئے۔

کائنات کی تمام قوتیں آزادی خیال سے پست تر اور مقید تر نظر آتی ہیں اور فی الحقیقت آزادی خیال کی کوئی انتہا یا روک ٹوک نہیں ہے اس لئے ماننا پڑے گا کہ خیال کی ہمہ گیری اور محیط کل ہونا اس کی شرافت و بزرگی کی کافی دلیل ہے اور ایک طرح کی تخلیق قوت پا کر اس کو علل موجودات کی صنف میں شامل کر لینا ناگزیر ہے۔ واہمہ کہ خلاّقی اس کا بین ثبوت ہے اور کیوں کر ایسا نہ ہو جب کہ ہر ارادہ خیال کے ماتحت ہوتا ہے اور ارادہ ہی تخلیق کا ہمیشہ ذریعہ ہوا کرتا ہے اس لئے ناگزیر یہ ہے کہ ہم خیال کو مظہر صفات الٰہیہ قرار دے کر ''اذا اراد شئیاً ان یقول له کن فیکون'' کی صحیح تفسیر قرار دیں۔ خدا کا خیال اور اس کی قوت وقدرت تخلیق عالم کے لئے کیوں نہ کافی ہو جب کہ ادنیٰ ادنیٰ انسانوں کے خیالات میں اتنا زور تخلیق ہو کہ فوری متخیلہ کی تصویر پیش کر دے۔

دنیا کا بڑھاؤ گھٹاؤ اور ہر تمدن کا نشوونما، ارتقاء کا جزرومد قوت متخیلہ کے صحیح اور غلط استعمال پر منحصر ہے سلطنتوں کے بناؤ اور بگاڑ قوموں کی ترقی وتنزل سب کا دارومدار صرف خیالات کی رو پر منحصر ہے۔ وہ قوم جو صحیح تخیل کی بنیاد پر قائم ہو اور اس کے اعمال تمام تر اس کے خیال کی سچائی کے ماتحت اور مطابق ہو اور دوسروں کی دخل اندازی کے بغیر اپنے انتظامات آسانی اور عمدگی سے کر سکے حقیقی معنوں میں آزاد و خودمختار ہے۔ وہ کسی سیاسی قوت کی رہین منت نہیں ہے۔ اور جو قوم اپنے خیال کی صحت پر یقین نہ رکھتی ہو اور صحیح خیال نہ ہو وہ مجبور ہے کہ دوسروں کی غلامی کرے۔ لہٰذا ہر قوم جس وقت چاہے آزاد ہو سکتی ہے۔ ہم میں سے کتنے تھوڑے آدمی ہیں جو اپنے کو آزاد کرا سکتے ہیں اور اپنے خیالات کی مضبوطی سے فائدہ اٹھا کر دوسروں سے بے نیاز ہو سکتے ہیں۔ ہر انقلاب کی بنیاد ہمیشہ خیالات کی یک سوئی اور یک جہتی اور مضبوط خیال کی بنیادوں پر قائم ہوتی ہے تاریخ انقلابات امم اس پر شاہد ہے اور وہی انقلابات غیر مؤثر ہوتے ہیں جن کے افراد میں خیالات کی یک سوئی و یک جہتی نہ ہو۔

انسان جو کچھ سوچتا ہے وہی ہوتا ہے۔ قتل وغارت گری کا ہر وقت سوچتا ایک وقت میں قاتل بنا دیتا

ہے۔ زناکاری کا خیال لگا رہنا زناکار بنا دیتا ہے۔ چوری کا خیال رکھنا چور بنا دیتا ہے۔ اسی طرح سے صداقت وایمان داری اپنانا، فداکاری، شجاعت و بہادری کا ہمیشہ خیال رکھنا۔ مذکورہ صفات پیدا کردیتا ہے۔ اور جس کے خیالات کا مرکز ذات خداوندی ہوجائے وہ اللہ والا ہی ہوجاتا ہے۔ خیالات کی اس سلطنت میں سیاسی طاقت کو کوئی دخل نہیں ہے۔ اور مضبوط سے مضبوط قہار و جبار سلطنتیں خیالات کی سلطنت کے سامنے اپنی شکست کا اقرار کرلیتی ہیں۔ جس کی کھلی نظیر حسینی سپاہ اور بنی امیہ ہیں۔ رسولؐ اور علیؑ و بتول (سلام اللہ علیہم اجمعین) کی صداقت وعصمت وطہارت پر ایمان رکھنے والے اور خدائی وحی و الہام کے پرستار گودیوں میں رسولؐ خدا اور علیؑ مرتضیٰ و بتول عذراء کی گود میں کھیل کر پروان چڑھنے والے حسین علیہ السلام کو لوریوں میں شہادت کی خبریں پہنچائی جارہی ہیں واقعہ شہادت تفصیل واجمال سے بار بار کانوں میں ڈالا جارہا ہے بنی ہاشم کا بچہ بچہ اور صحبت کے بیٹھنے والے بار بار سن رہے ہیں۔ کہ حسین علیہ السلام کربلا کے چٹیل میدان میں بھوکے پیاسے ذبح ہوں اور ضرور ذبح ہوں گے۔ اب بتاؤ ان مقتولان راہ خدا کا کس قدر بابت قتل راسخ اعتقاد اور مضبوط وغیر متبدل خیال ہوگا جس کو سفر عراق سے روکنے والوں کی جدوجہد کیا کام دے سکتی ہے۔ اور یزیدی فوجوں کی بے باک انسان سوز سفاکی کب ڈراسکتی ہے تیر وتبر، نیزہ وشمشیر اور تمام فوجی مظاہرے چند مظلوموں کے خیالات کو کب پلٹا سکتے تھے امام حسینؑ کا زن و بچہ ہم خیال وہم ارادہ تھا سوکھے گلے کٹوادیں گے لیکن ارادہ شہادت میں کمزوری نہ آنے دیں گے۔ امام حسینؑ نے یزیدی بیعت سے انکار فرمادیا اور جان دے دی لیکن کوئی تاریخ بتادے کب اہل بیتؑ میں سے کسی عورت کسی بچہ کسی بوڑھے، کسی جوان نے بھی یہ مشورہ دیا کہ آپ بیعت کرلیں اور جان بچاویں حاشا حاشا بجز اس کے کہ کربلا کے ساتھیوں نے مل کر بیعت یزید نہ کرنے کی ہر ہر فعل سے تائید کی اور شہادت واسیری اور جفا کاری کا خوشی خوشی خیر مقدم ہی کیا۔ اور حسینی مستقل وغیر متزلزل خیال نے سیاست بنی امیہ کو فاش شکست دی۔

اور حسینی ارادے کے استقلال وقوت نے قیدیوں اور سالہا سال کے اسیروں میں یہ قوت ارادی پیدا کردی کہ بغیر تخت وتاج الٹے بنی امیہ کا دم نہ لیں گے۔ قیدوں سے چھوٹے اور اپنے مضبوط ارادوں کو لے کر بڑھے اور یزید کی قہار وسرمایہ دار سلطنت کو الٹ کر دم لیا یہ سب کیا تھا پختہ خیالی مضبوط ارادہ، ان کے پاس نہ دولت تھی نہ حشمت تھی، نہ فوج تھی، نہ شان وشوکت تھی۔ جب خیال ایسا مضبوط ہو جو کسی سے مرعوب نہ ہو کسی قسم کی تھکاوٹ اور مایوسی غالب نہ آئے تو بیشک آزادی، خودمختاری، استقلال، قدم چومنے کو تیار ہے ''لاتقنطوا من رحمۃ اللہ'' کی قرآنی تعلیم اور رحمت الٰہی سے مایوسی کا حرام اور گناہِ عظیم ہونا اسلام میں اس کی یہی فلاسفی ہے کہ مسلمانوں کے ارادوں اور ان کے صحیح خیالوں کو غیر متزلزل بنایا جاوے تھکاوٹ اور مایوسی کو طبیعتوں سے یک قلم دور کردیا جائے۔

☆☆☆